www.ircpk.com www.islamhouse.com

رمضان سے متعلق

عورتوں کے چند اہم مسائل

[اردو]

فتاوى مهمة للنساء في رمضان

[باللغة الأردية]

ترجمہ

ابو خالد سعیدی سنابلی

نظر ثانی

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ

ناشر

دار البلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹریبیوٹر

بلہاری- کرناٹک -انڈیا

1st/c, Rajyotsava Nagar, R.G. Road. Bellary-583101 Karnataka,

INDIA. Tel: 91-8392-274372 e-mail : azeez90@gmail.com

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى أَشْرَفُ الأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِيْن، نَبِينَا مُحَمَّد وَعَلَى آلِهِ وصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، أَمَّا بَعْدُ:

میری مسلمان بہنو! آپ کے سامنے روزے کے متعلق شرعی احکام پر مشتمل یہ ایک پمفلٹ ہے جسے ہم آپ کی خدمت میں رمضان المبارک کی آمد کی مناسبت سے ہدیہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں. اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس پمفلٹ کا مطالعہ کرنے والی ہماری مومن بہنوں کو اس کے ذریعہ نفع پہنچائے اور یہ پمفلٹ اس عظیم مہینہ کے اندر اللہ کی اطاعت کرنے میں اور اس کی مغفرت وخوشنودی حاصل کرنے میں ان کے لیے معاون ثابت ہو.

روزے کی فرضیت

سوال: لڑکیوں کے اوپر روزہ کب فرض ہوتا ہے؟

جواب: لڑکیوں کے اوپر روزہ اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں اور بلوغت کا حصول 15 برس کی عمر مکمل ہونے یا شرمگاہ کے اردگرد کھردرے بالوں کے اگنے یا منی کے گرنے یا حیض یا حمل سے ہو جاتی ہے، پس جب ان چیزوں میں سے کوئی بھی چیز پائی جائے گی تو اس کے اوپر روزہ رکھنا فرض ہے اگرچہ لڑکی 10 سال کی ہی کیوں نہ ہو. اس لیے کہ بہت ساری عورتیں اپنی عمر کے دسویں یا گیارہویں برس میں ہی حائضہ ہو جاتی ہیں، لیکن ان کے گھر والے سستی برتتے ہیں اور اسے نابالغ تصور کرتے ہیں، نتیجۃ وہ اسے روزوں کا پابند نہیں بناتے جو کہ غلط ہے اس لیے کہ حائضہ ہو جانے کے بعد وہ لڑکی عورت کے زمرہ میں شامل ہوگئی اور اس پر اسلامی احکامات نافذ ہو چکے۔ [ابن جبرین: فتاوی اسلامیہ].

سوال: ایک لڑکی جس کی عمر 12 یا 13 برس ہے، رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا لیکن اس نے روزے نہیں رکھے تو کیا اس کے یا اس کے گھر والوں کے اوپر کوئی گناہ ہے اور کیا وہ روزے رکھے گی اور روزہ رکھنے کی وجہ سے اسے کیا کرنا ہوگا؟

جواب: عورت چند شرطوں کے پائے جانے پر مکلّف ہو جاتی ہے: اسلام، عقل اور بلوغت. اور بلوغت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حیض آنے یا احتلام ہونے یا شرمگاہ کے اردگرد کھردرے بال اگنے یا 15 برس کی عمر کو پہنچنے کی وجہ سے حاصل ہو جاتی ہے، پس جب اس لڑکی کے اندر یہ علامات پائی جائیں تو روزہ رکھنا اس کے لیے ضروری ہے اور اسے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ضروری ہے. اور اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہے تو وہ مکلّف نہیں اور اس کے اوپر کوئی چیز نہیں [اللجنۃ الدائمۃ - فتاوی اسلامیہ].

سوال: کیا لڑکی اپنے گھر والوں سے شرم کرنے کی وجہ سے ایام حیض میں روزہ رکھ لینے کی بنیاد پر گنہگار ہوگی؟

جواب: بلاشبہ اس کا یہ عمل غلط ہے اور اس قسم کی چیزوں میں شرم کرنا جائز نہیں اور حیض ایسی چیز ہے جسے اللہ نے آدم کی بیٹیوں (عورتوں) کے لیے مقرر کر دیا ہے اور حیض والی عورت کو نماز روزہ سے منع کر دیا گیا ہے تو یہ لڑکی جس نے حیض کے ایام میں اپنے گھر والوں سے شرم محسوس کرنے کی وجہ سے روزہ رکھ لیا ہے اسے ایام حیض میں رکھے گیے روزوں کی قضا کرنی ہوگی اور دوبارہ ایسا عمل نہ کرے. اللہ ہی بہتر جانتا ہے [ابن جبرین: اللؤلؤ المکین].

سوال: ایک لڑکی جو کہ بالغ ہو چکی ہے لیکن شرم کی وجہ سے اس نے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور ایک سال کے بعد اگلا رمضان آ گیا اور اس نے پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہیں کی، اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اسے گذشتہ رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوگی کہ بالغ ہونے کے بعد جس مہینہ کے روزے اس نے نہیں رکھے اگرچہ وہ روزوں کی قضا مسلسل نہ کرے. اور ان روزوں کی قضا کرنے کے ساتھ ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾

''اور روزہ کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں''.

اور کھانے کی مقدار تقریباً آدھ صاع روزانہ ہونا چاہیے. اس لیے کہ روزہ اس کے وقت میں رکھنا ہے اور حیض کا آنا بھی بلوغت کی ایک علامت ہے پس جب لڑکی کو حیض آ گیا تو اس کے اوپر روزہ رکھنا ضروری ہے اگرچہ وہ کم سن ہی کیوں نہ ہو [ابن جبرین: اللؤلؤ المکین].

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سوال: میں ایک نوجوان لڑکی ہوں، میری عمر 25 برس ہے اور میں نے بچپن سے لے کر 21 برس کی عمر تک سستی کی وجہ سے نہ تو روزے رکھے اور نہ ہی نمازیں پڑھی جب کہ میرے والدین مجھے نصیحت کرتے رہے لیکن میں نے کوئی پرواہ نہ کی اللہ کی طرف سے ہدایت آجانے کے بعد میرے اوپر کیا لازم ہے؟

جواب: توبہ اپنے سے پہلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے پس تمہیں اس (غلطی) پر شرمندہ ہونا چاہیے، دوبارہ اس گناہ کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لینا چاہیے اور عبادت کے اندر اخلاص ہونا چاہیے اور بکثرت نوافل کی ادائیگی کرنی چاہیے، جیسے رات اور دن کی نفلی نمازیں، نفلی روزہ، ذکر واذکار، قرآن کی تلاوت اور دعا وغیرہ، اور اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے [ابن باز].

سوال: بعض عورتیں رمضان میں منع حیض دواؤں کا استعمال کرتی ہیں تاکہ بعد میں روزوں کی قضا نہ کرنی پڑے، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے، اور کیا اس سلسلہ میں کچھ شرطیں ہیں جس پر عورتیں عمل کر سکتی ہیں؟

جواب: میں اس مسئلے میں مناسب یہی سمجھتا ہوں کہ عورت ایسا نہ کرے، اور جس چیز کو اللہ نے بنات آدم کے حق میں مقدر کر دیا اور لکھ دیا ہے اسی پر قائم رہے اس لیے کہ حیض کے جاری کرنے میں اللہ تعالیٰ کی ایک مصلحت ہے جو کہ عورت کی طبیعت کے مناسب ہے پس جب عورت اس عادت (حیض کے آنے) کو روکے گی تو لازمی طور پر عورت کے جسم کو نقصان لاحق ہوگا، اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''لا ضرر ولا ضرار''. ''کہ دین کے اندر نقصان نہیں''. مزید ان دواؤں کے استعمال کرنے کی وجہ سے عورت کے رحم کو نقصانات پہنچ سکتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹروں کا کہنا ہے. پس اس مسئلہ میں مناسب یہی ہے کہ عورتیں ان دواؤں کا استعمال نہ کریں اور اللہ کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اس کے قضا وحکمت پر، اور عورت کو جب حیض آنے لگے تو وہ نماز وروزہ سے رکی رہے گی اور حیض سے پاک ہو جانے کے بعد روزہ نماز شروع کر دے گی، اور رمضان کے ختم ہو جانے کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے گی [ابن عثیمین: فتاوی اسلامیہ].

حیض اور نفاس والی عورتوں کے روزے

سوال: کیا حائضہ عورت رمضان میں روزہ چھوڑ سکتی ہے اور چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں کر سکتی ہے؟

جواب: حیض والی عورت کا روزہ درست نہیں اور نہ ہی اس کا روزہ رکھنا ہی جائز ہے، پس حیض والی عورت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

روزہ نہیں رکھے گی اور حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں ان روزوں کی قضا کرے گی [اللجنۃ الدائمہ: فتاوی اسلامیہ].

سوال: جب عورت رمضان کے مہینہ میں فجر کی اذان سے پہلے حیض سے پاک ہوجائے تو کیا اس کے اوپر روزہ رکھنا ضروری ہے؟

جواب: اگر عورت کو رمضان کے مہینہ میں رات کے آخری حصہ میں حیض کا خون آنا بند ہوگیا ہے تو اس کے لیے سحری کھانا اور روزہ کی نیت کرنا صحیح ہے کیوں کہ وہ اس حالت میں پاک ہے، اس کا روزہ ہوجائے گا، لیکن نماز درست نہ ہوگی جب تک کہ وہ غسل نہ کرلے اور اس کے ساتھ جماع کرنا بھی درست نہ ہوگا یہاں تک کہ غسل کرلے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا تَطْهُرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ [التوبہ:۲۲۲].

''ہاں! جب وہ پاک ہو جائیں تو تم ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے''۔ [ابن جبرین: فتاوی الصیام].

سوال: اگر عورت فجر کے فوراً بعد پاک ہوتی ہے تو کیا وہ اس دن کا روزہ رکھے گی اور اس کا اس دن کا روزہ شمار کیا جائے گا یا اسے اس دن کے روزہ کی قضا کرنی ہوگی؟

جواب: اگر طلوع فجر کے وقت یا اس سے کچھ پہلے عورت کو حیض آنا بند ہوگیا تو اس کا اس دن روزہ درست ہے اور یہ روز فرض روزہ میں شمار کیا جائے گا اگر چہ وہ صبح ہوجانے کے بعد غسل کرے، ہاں! اگر صبح ہوجانے کے بعد اس کا خون آنا بند ہوا ہے تو اس دن وہ کھانے پینے سے رکی رہے گی، لیکن وہ اس کے حق میں (بطور روزہ) کافی نہیں ہوگا بلکہ رمضان کے بعد اس روزہ کی قضا کرنی پڑے گی [ابن جبرین: فتاوی الصیام].

سوال: اگر عورت دن کے حصہ میں حیض سے پاک ہوتی ہے تو کیا وہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانا پینا نہیں کرے گی؟

جواب: اگر عورت دن کے حصہ میں حیض یا نفاس سے پاک ہوتی ہے تو وہ اس دن کے بقیہ حصہ میں کھانے پینے سے باز رہے گی اور اس دن کے روزہ کی قضا کرے گی، کھانے پینے سے باز رہنا تو وقت (رمضان) کے شرف (احترام) کی وجہ سے ہے اور روزے کی قضا اس لیے ہے کہ اس نے روزہ مکمل نہیں کیا جب کہ